تعارف و تبصرہ

ھادی النساء:

مصنفہ منشی سید احمد دھلوی مرتبہ سید یوسف بخاری دھلوی

حجم ۳۲۰ صفحات، ناشر، مجلس ترقی ادب، ۲ - کلب روڈ، لاھور

قیمت دس روپے

مجلس ترقی ادب، لاھور نے اردو کلاسیکی ادب کی اشاعت کا جو وسیع کام شروع کر رکھا ھے، اس پروگرام میں یہ بے مثال کتاب بھی اعلی معیار تصحیح و طباعت پر شایع کی ھے - ھادی النساء عورتوں کی طرف سے لکھے ھوئے ۱۶۸ فرضی خطوط پر مشتمل ھے - اس میں دھلی کی بیگماتی زبان، محاورے، روز مرے اور رسم و رواج کا اتنا بڑا اور ایسا مکمل ذخیرہ ھے کہ کسی دوسری کتاب میں اس قدر اور اتنا اچھا ذخیرہ موجود نہیں ھے،اس لیے یہ کتاب اپنی پہلی اشاعت ۱۸۷۵ء سے اب تک ھر زمانہ میں بہترین اور بے مثال کتابوں میں شمار ھوتی رھی ھے - اس کی پہلی اشاعت پر مسٹر ایس ڈبلیو، فالن انسپکٹر صوبہ بہار مشہور فالن ڈکشنری کے مصنف نے لکھا تھا -

''یہ کتاب مسلمان عورتوں کے مطالب، ان کی مختلف حواھشیں ،ان کے روز مرہ برتاؤ، طور طریقے، گپ شپ، لڑائی جھگڑے، وھم، ھجو، طعنے سہنے، رسم و رواج، بچوں کے کھلانے کے ڈھنگ، کہاوتیں، پہیلیاں جن میں عورتیں زیادہ مشاق ھوتی ھیں، بہت اچھی طرح ظاھر کرتی ھے''

''ھم سے پوچھو تو اس کتاب میں مراۃ العروس (مصنفہ ڈپٹی نذیر احمد دھلوی مرحوم) سے بھی کہیں زیادہ عورتوں کے محاورے پائے جاتے ھیں''

اور نواب ضیاء الدین احمد خاں رئیس لوھارو نے لکھا تھا -

''اس کو موافق بول چال مستورات اھل دھلی اور مطابق روز مرہ زنان شہر بہت ٹھیک اور درست پایا۔ خصوص بابت بیان رسوم زنان اھل اسلام، ہندوستان جامع و کامل ھے جس سے مولف اس کا قابل صدگونہ تحسین و آفرین ھے''

اسی طرح سر رشتہ تعلیمات اور تعلیمی انجمنوں نے اس کتاب کی بڑی بڑی تعریفیں کی ھیں۔ یہ موجودہ اشاعت سے پہلے بھی چھ بار چھپ چکی ھے۔ لیکن کمیاب بلکہ نایاب ہوگئی تھی۔ مجلس ترقی ادب نے قابل تعریف کام کیا کہ اسے شایع کردیا۔

فاضل زبان شناس سید یوسف بخاری دھلوی نے اس کی بڑی عمدہ تصحیح کی، ایک ایک حرف کو ٹھیک کیا، بڑا معلومات آفریں مقدمہ لکھا، ایک فرہنگ الفاظ تیار کرکے آخر میں اضافہ کیا۔ اور اس عمدگی کے ساتھ اس کتاب کو پیش کیا کہ تحقیق و تصحیح کے بلند ترین معیار کا نمونہ اسے قرار دیا جاسکتا ھے۔

منشی سید احمد دھلوی، اردو کے سب سے بڑے لغت فرہنگ آصفیہ چار مجلدات کے علاوہ اور بھی تیس کتابوں کے مصنف تھے، ان کی وفات دھلی میں ۱۹۱۸ء میں ھوئی ھے۔ ان کے والد بزرگوار مولانا عبدالرحمن مونگیری بہاری حضرت مولانا سید احمد بریلوی اور مولانا محمد اسمعیل شہید کے ساتھ معرکہ بالاکوٹ ۱۸۳۱ء کی جماعت مجاھدین میں تھے، اس کے بعد وہ ٹونک اور پھر دھلی میں آبسے تھے۔

ھم اس کتاب کی اشاعت پر اس کے مرتب اور ناشرین کو مبارک باد پیش کرتے ھیں۔ اور سفارش کرتے ھیں کہ مسلمان خواتین خصوصاً اور زبان دانی کے شایق طلباء عموماً اسے ضرور پڑھیں امید ھے کہ اس سے ان کو زبان شناسی اور تاریخ تمدن کے سلسلہ میں بڑا فائدہ حاصل ھوگا۔

(عبد القدوس ھاشمی)